حجاب کی فرضیت واہمیت اور اسکے فوائد و ثمرات

تحریر: جویریہ ثنا

حجاب عربی اور پردہ فارسی زبان کا لفظ ہے لیکن دونوں الفاظ تقریباً ہم معنی ہیں۔ یعنی اوٹ، پردہ اور ستر کا چھپانا ان الفاظ کے بے شمار مفہوم ہیں اپنے آپ کو پوشیدہ رکھنا ستر چھپانا، پردہ اور حجاب کہلاتا ہے یہود و نصاریٰ، یونانی، ایرانی اور ہندی معاشرے کے افراد اپنی اپنی تہذیبوں کے علم بردار تھے۔ لیکن بعد ازاں جیسے جیسے اسلام کی تعلیمات کی مقبولیت میں اضافہ ہوا اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام تر احکامات اپنے نبی ﷺ کے ذریعے نافذ کرنا شروع کر دیے جن میں سے ایک پردہ، زمانہ جاہلیت میں بے شک پردے کے احکامات پر واضح طور پر عمل نہیں کیا جاتا تھا لیکن پردے کا تصور اس وقت بھی موجود تھا۔ حضور پاک ﷺ پر نازل کی گئی تمام تعلیمات جب تکمیل کے مراحل میں داخل ہو گئیں تب اللہ تعالیٰ نے مکمل طور پر پردے کے احکام نازل فرمائے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے "اے نبی ﷺ اپنی بیویوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تا کہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور مہربان ہے"۔ اسلام نے عورت کو سب سے پہلے عزت بخشی، معاشرے میں اسے فخر وانبساط کا باعث بنایا گیا تا کہ وہ فردِ شیطانی اوہام سے محفوظ رہے۔ اس ضمن میں اوپر دی گئی آیات میں اس بات کی نشان دہی کی گئی ہے۔

ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت میمونہ حضور پاک ﷺ کے پاس بیٹھی تھیں۔ اتنے میں ابن مکتوم آئے حضور پاک ﷺ نے حضرت میمونہ اور حضرت سلمہ کو پردہ کرنے کے لیے کہا۔ تو انھوں نے حضور پاک ﷺ کو فرمایا کہ وہ نابینا ﷺ اور حضور پاک نے فرمایا تم تو نابینا نہیں ہو۔ اسلام نے سوائے شرعی رشتوں کے تمام رشتوں پر حد مقرر کی ہے اور اس قدر ہیں۔ حضور پاک ﷺ خوبصورت حدود مقرر کی ہیں کہ تمام تہذیبیں اس پر رشک کیاں ہیں اور اس پر عمل پیرا ہیں۔

Womans

جبکہ ہمارے آج کل کے معاشرہ میں اسے ترقی اور تعلیم کی راہ میں رکاوٹ سمجھا جاتا ہے فرسودہ نظام اور جاہلیت سے منسوب کیا جاتا ہے۔ تعلیم میں پردے کا کوئی عمل دخل نہٰں۔ تعلیم کے لئے یکسوئی اور خیالات کے اجتماع کی ضرورت ہوتی ہے ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہمارے معاشرے کے بنائے ہوئے اُصولوں کیوجہ سے آسکی ہے لبرل ازم سے آسکتی ہے قدرت کے بنائے ہوئے اُصول کبھی بھی ہماری ترقی کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتے۔ سورۃ النور میں اللہ تعالی کا فرمان ہے ''اپنی اوڑھنیاں اپنے اوپر ڈال لیں اور اپنی زینت کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں۔

عورت کا مطلب ڈھکی ہوئی چیز ہے ہمارے معاشرے میں جب کوئی عورت گھر کی چوکھٹ کو اپنے مقاصد اور ضروریات پوری کرنے کیلیئے یاد کرتی ہے تو اس کے کردار پر انگلیاں اُٹھائی جاتی ہیں بہت سے سوالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے خواہ وہ کتنا ہی تعلیم یافتہ کیوں نہ ہو جب کہ عورت قابلیت کے جوہر دکھانے کے لئے مرد کے برابر کھڑی ہوئی ہے تو پردے کی حالت میں کام کرنا معیوب سمجھا جاتا ہے یہ ہمارے اپنے بنائے ہوئے اُصول ہیں جنہوں نے معاشرے کی حالت دگردوں کردی ہے اپنی تعلیمات کو بھلا کر اسے فرسودہ نظام قرار دے کر آج ہم دوسری تہذیبوں کے بنائے ہوئے اُصولوں پر چل نکلے ہیں وہی اُصول آج ہمارے معاشرے میں انتشار اور بدامنی کا باعث بن رہے ہیں۔

Women

اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو تمام تہذیبوں کے اقدار اور اصولوں سے ہٹ کر الگ اور نمایاں مقام دیتا ہے۔ اسلام کا امتیازی وصف ہی شرم وحیا ہے شرم وحیا ایمان کا حصہ ہے۔ ایمان سے مراد اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنا ہے۔ شرم وحیا کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنے اجسام اور خیالات کو ان ضروری پردوں میں رکھیں جن کا ہمیں حکم ملا ہے۔

اسلام ہی ایسا مذہب ہے جو عورتوں کی عصمت کی طرف داری کرنیوالے احکامات پر مکمل ہے اور ان احکامات پر عمل کر کے ہم معاشرے کو مثالی بنا سکتے ہیں۔ مختصر یہ کہ شریت کا ہر حکم حکمت و فوائد سے بھرپور ہوتا ہے۔ بعینہ پردے کا حکم بھی اگر شریعت میں موجود ہے تو اسکے بے شمار فوائد و ثمرات ہیں۔ سب سے بڑھ کر اس میں عورت کا تحفظ، اسکی عصمت کی سالمیت، اس کا

وقار ہے۔ ہماری دنیاوی اخوی کامیابی کا راز بھی اسی میں پنہاں ہے کہ ہم شریعت کے حکم بجالاتے ہوئے حجاب سے اپنی تقدیس کو قائم اور برقرار رکھیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ شرعی احکام کی بجاآوری میں ہی رضاءالہی کا حصول یقینی ہے۔

Islam

بصورت دیگر شریعت سے روگردانی کے نقصانات بھی ہمیں واضح بتادیے گئے ہیں۔ ھجاب کے فوائد وثمرات کے پیش نظر جدید تحقیقات کے مطابق ھجاب کی مقبولیت عالمی سطح پر بڑھ رہی ہے۔ لیکن ہمیں بحیثیت مسلمان اور امہات المومنین کے نام لیوا ہونے کے ناطے کلمہ کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اور اپنی تقدیس خود برقرار رکھتے ہوئے حجاب کو اپنے لیئے لازم کرنا ہے۔ اسی میں ہماری فلاح اور نجات ہے۔

تحریر: جویریہ ثنا۔ پاکستان رائٹرز ونگ